

سلسلہ اشاعت امامیہ سن ۱۳۸۶

حکمتی افکار کا یہ سلسلہ

از

سرکارِ سید العلماء ارجح مولانا السید علی نقی النقیوی دام ظلہ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت: ۱۶ آنے چمے

تعارف

سرکار سید العلماء دام ظلہ کا یہ گرانقدر مقالہ اس سے قبل موقر
جریدہ دفنا کار کے سید الشہداء نمبر ۱۷۷۷ء میں شائع ہو چکا ہے
ادب اب ہم اس کو اپنے حبیبی لٹریچر میں شامل کر کے بصورت سالہ
شائع کر رہے ہیں۔

یقین ہے کہ افراد دینی اس رسالہ کی کثیر سے کثیر تعداد و مانہ
عز میں تقسیم کر کے عند اللہ و عند الرسول ماجور ہوں گے۔

الداعی الی الخیر

سید ابن حسین نقوی عفی عنہ

محرم ۱۴۱۵ھ

آنزیری سکریٹری امامیہ مشن لکھنؤ

۳
 سید محبوب علی و سیدہ اعلیٰ مرعومین
 پیران سید حسرت کی مرعومہ
 سید داڑھ کی پوتہ شمع اناؤ

حسینی اقدام کا پہلا قدم

قدمائے علماء و مؤرخین کے بیان اور ان پر تبصرہ
 جب یزید کا خط طلب بیعت کے متعلق ولید کے پاس
 پہونچا۔ شیخ مفید علیہ الرحمہ لکھتے ہیں :-

ولید نے امام حسینؑ کے پاس
 شب کے وقت ایک آدمی
 بھیجا اور آپ کو طلب کیا، حضرت
 نے سمجھ لیا کہ اس کا مقصد کیا ہے
 لہذا آپ نے اپنے مخصوصین کی
 ایک جماعت کو بلا کر فرمایا کہ وہ
 مسلح ہو جائیں، اور کہا کہ ولید
 نے اس وقت مجھے بلا پایا ہے، اور
 مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھ سے
 کسی ایسے امر کی خواہش کرے گا

فانفذ الوليد الى
 الحسين في الليل
 فاستداه فعرف
 الحسين الذي اراد
 فدعا جماعته من مواليه
 فامرهم بحمل السلاح
 وقال لهم ان الوليد
 قد استدعاني في هذا
 الوقت ولست امن ان
 يكلفني فيه امرا لا

اجیب الیہ وہو عنید
ما مون فکونوا معی
فاذا دخلت الیہ
فاحبسوا علی الباب
فان سمعتم صو فی
فتد علا فادخلوا علیہ
لتمنعوه عینی۔ (ارشاد)

جسے میں منظور نہیں کروں گا،
اور وہ خطرہ سے خالی نہیں ہے،
لہذا تم لوگ میرے ساتھ رہو
اور جب میں اندر جاؤں، تو تم
دروازہ پر بیٹنا۔ اگر سننا کہ میری
آواز بلند ہوئی تو تم میری حفاظت
کے لئے اندر داخل ہو جانا۔

دینوری نے درمیان کے واقعات کی کچھ کرطیاں زیادہ
تفصیل کے ساتھ بتائی ہیں وہ رقم طراز ہیں :-

فلما ورد ذلک علی الولید
قطع بہ وخاف الختنة
فبعث الی مروان وکان
الذی بینہما متبا علا
فان شاة فاقترہ الولید
الکتاب واستشاس
فقتال لہ مروان اما
عبد اللہ بن عمر عبد الرحمن
ابن ابی بکر فلا تخافن
ناحیتہما فلیسا بطالبین

جب یزید کا خط ولید کے پاس پہنچا
تو وہ پریشان ہو گیا، اور اُسے فتنہ
و شورش کا اندیشہ ہوا لہذا مروان
کو بلا بھیجا، حالانکہ ان دونوں کے
تعلقات اُس زمانہ میں کشیدہ تھے،
مروان آیا تو ولید نے وہ خط دکھایا
اور مشورہ چاہا۔ مروان کے کہا کہ
عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمن بن
ابوبکر کی طرح تمہیں کوئی اندیشہ
نہ کرنا چاہئے۔ وہ اس منصب کے کسی

شیئا من هذا الا مر
 ولكن عليك بالحسين
 بن علي وعبد الله بن
 الزبير فابعث اليهما
 الساعة فان باعوا والا
 فاضرب اعناقهما قبل
 ان يعلن الخبر فيثب
 كل واحد منهما ناحية
 ويظهر الخلاف فقال
 الوليد لعبد الله بن عمر
 بن عثمان وكان حاضرا
 وهو حينئذ غلام رحيم
 باهق انطلق يا بني الى
 الحسين بن علي وعبد الله
 بن الزبير فادعهما
 فانطلق الغلام حتى اتى
 المسجد فاذا هو بهما
 جالسين فقال
 احببا اليا مرفقا للغلام

حشیت سے بھی طلبگار نہیں ہوں گے،
 مگر ہاں حسین بن علیؑ اور عبد اللہ بن
 زبیر کا تدارک تم پر لازم ہے۔ انہیں
 اسی وقت بلوا بھیجو، اور اگر بیعت
 کر لیں تو خیر، ورنہ ان دونوں کا سر قلم
 کر دو، اس سے قبل کہ اس خبر کا اعلان
 ہو، اور ان میں سے ہر ایک ایک
 سمت کو حجت و خیر کرنے لگے، اور
 اختلاف ظاہر کرے، یہ سن کر ولید
 نے عبد اللہ بن عمرو بن عثمان سے
 جو اس وقت موجود تھا اور وہ ابھی
 کم سن نوجوانی کے حدود سے
 قریب تھا کہا کہ بیٹا تم حسین بن علیؑ
 اور عبد اللہ بن زبیر کے پاس جاؤ
 اور انہیں بلالاً وہ وہ لوگ کا روانہ ہوا
 یہاں تک کہ مسجد میں پہونچا۔ دیکھا
 کہ وہ دونوں بیٹھے ہیں، اس نے کہا۔
 امیر نے آپ کو بلا یا ہے، دونوں
 نے کہا کہ تم ملو۔ ہم ابھی آتے ہیں۔

انطلق فاناصبا ثران الیہ
 علی اثرک فانطلق الغلام
 فقال ابن الزبیر للحسین
 رضی اللہ عنہ فیما تراه
 بعث الیہنا فی ہذہ
 الساعۃ فقال الحسین
 احسب معاویۃ قد مات
 فبعث الیہنا للبیعة فقال
 ابن الزبیر ما اظن غیرہ
 وانصرف الی منازلہما
 فاما الحسین فجمع نفوا
 من موالیہ و غلامانہ
 ثم مشی نحو دار الامارۃ
 و امر فتیانہ ان یجاسوا
 بالباب فان سمعوا صوته
 اقتحموا الدار۔

(الاخبار الطوال ص ۲۲۸ و ۲۲۹)

وہ لڑکا چلا گیا۔ ابن زبیر نے
 امام حسین سے پوچھا۔ آپ کا کیا
 خیال ہے ہمیں اس وقت کیوں
 بلایا گیا ہے، حضرت نے کہا کہ
 میرا خیال ہے کہ معاویہ کا انتقال
 ہو گیا ہے، اور یہیں بیعت کے لئے
 بلایا گیا ہے، ابن زبیر نے کہا کہ
 میرا بھی یہی خیال ہے، اور دونوں
 اپنے اپنے مکان کی طرف واپس
 گئے۔ امام حسین نے اپنے
 عزیزوں اور غلاموں کی ایک
 جماعت کو جمع کیا پھر دارالحکومت
 کی طرف تشریف لے گئے اور
 اپنے جوانوں کو حکم دیا کہ وہ
 دروازہ پر بیٹھیں، اور جب
 آپ کی آواز سنیں تو مکان
 میں داخل ہو جائیں۔

طبری نے بھی یہ واقعات اتنی ہی جگہ کچھ اور زیادہ تفصیل
 سے بیان کئے ہیں۔

لما اتاه نعي معاوية
 فظع به وكبر عليه فبعث
 الى مروان بن الحكم
 فدعا اليه وكان
 الوليد يوم قد مر المدينة
 قد هما مروان متكارها
 فلما درا نفي ذلك الوليد
 منه شتته عند جلسائه
 فبلغ ذلك مروان فحبس
 عنه وصره فلم يزل
 كذلك حتى جاء نعي
 معاوية الى الوليد فلما
 عظم على الوليد هلاك
 معاوية وما امر به من
 اخذ هؤلاء والوهط
 بالبيعة فزع عند ذلك
 الى مروان ودعا فلما
 قرأ عليه كتاب يزيد
 استرجع وترحم عليه

جب معاویہ کے انتقال کی خبر ولید
 کے پاس پہونچی تو وہ گھبرا گیا اور
 اسے اس کی بڑی اہمیت محسوس ہوئی
 اور اس نے مروان بن حکم کے پاس
 آدمی بھیجا، اور اسے اپنے پاس
 آنے کی دعوت دی، حالانکہ ولید
 جب مدینہ کا حاکم ہو کر آیا ہے تو
 مروان نے اس پر ناگوار محسوس
 کی تھی، اور ولید نے اس کی بے رخی
 دیکھ کر اسے اپنے دربار میں کچھ بُرا
 بھلا کہا تھا۔ یہ خبر مروان کو پہونچی
 تو وہ اس سے گھنچ گیا، اور آگے
 رفت ترک کر دی۔ یہ حالت
 یونہی قائم رہی۔ اس موقع تک
 کہ جب معاویہ کی خبر پہونچی، تو چونکہ
 معاویہ کے مرنے اور پھر ان لوگوں
 سے جن کے نام لکھے گئے تھے،
 بیعت لینے کے مسئلہ کی اہمیت
 ولید نے بہت محسوس کی تھی،

واستشارة الوليد في
 الامر وقال كيف ترى
 ان تصنع قال فاني ارى
 ان تبعث الساعة الى هؤلاء
 النفر فتدعوهم الى
 البيعة والدخول في
 الطاعة فان فعلوا قبلت
 منهم وكففت عنهم
 وان ابوا قد متهم فضررت
 اعنائهم قبل ان يعلموا
 بموت معاوية فانهم
 ان علموا بموت معاوية
 وثب كل امرئ منهم
 في جانب وظهر
 الخلاف والطمانينة
 ودعا الى نفسه الا
 ادى اما ابن عمر
 فاني لا اريد يزيد
 القتال ولا يحب الله

اس لئے مجبوراً مروان کو بلایا، ولید
 نے اسے یزید کا خط پڑھ کر سنایا،
 تو اس نے کلمہ الاسترجاع زبان پر
 جاری کیا، اور دعائے مغفرت کی،
 اس کے بعد ولید نے اصل معاملہ میں
 مشورہ چاہا اور کہا کہ تمہاری رسلے
 میں ہیں کیا صورت اختیار کرتا چاہئے
 اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ
 اسی وقت تم ان لوگوں کے پاس
 آدمی بھیجو اور انہیں بیعت کرنے
 اور علقہ اطاعت میں داخل ہونے کی
 دعوت دو، اگر وہ ایسا کریں تو
 خیر، ان سے پھر تعرض نہ کرو،
 لیکن اگر انکار کریں، تو معاویہ
 کے انتقال کی خبر ہونے سے پہلے
 ہی ان کی گروہیں مار دو اس لئے کہ
 اگر ان کو معاویہ کے انتقال کی
 خبر ہو گئی، تو ہر ایک ایک طرف
 جست کر کے کھڑا ہو جائے گا،

یوئی امر للناس الا ان
 یدفع الیه هذا الامر
 عفوا فارسل عبد الله
 بن عمرو بن عثمان
 وهو اذ قال **عن** لام
 حدیث الیہما بن عوہما
 فوجدہما فی المسجد
 وھما جالسان فاتاھما
 فی ساعة لم یرکب الولید
 یجلس فیہا للناس ولا
 یاتیانہ فی مثلھا فقال
 اجیبوا لیس فی عوکہما
 فتکلا لہ انصرفا الا ان
 ثانیہ ثورا قبل حدھما
 علی الاخر فقال عبد الله
 بن زبیر للحسین ظن
 فیما تورا لا بعث الیہما
 فی هذه الساعة التي
 لم یرکب یجلس فیہا فقال

اور اختگت کا اعلان کر دے گا ،
 اور لوگوں کو اپنی طرف بلانا شروع
 کر دے گا ، پھر کیا جانے کیا نتیجہ
 ہو۔ پس ابن عمر کے متعلق میرا
 خیال ہے کہ وہ جنگ کا ارادہ
 نہ کریں گے ، اور نہ خود سے
 حکومت حاصل کرنے کا ارادہ
 کریں گے ، ہاں مگر یہ کہ وہ ان کے
 سرخواد بخواد منڈھ دی جائے
 اس گفتگو کے بعد عبد اللہ بن عمر
 بن عثمان کو جو ایک کسں لڑکا
 تھا ان دونوں کے پاس بلانے
 کے لئے بھیجا گیا۔ اس نے دیکھ
 کہ دونوں مسجد میں بیٹھے ہیں ، وہ
 بلائے اسے ایسے وقت آیا تھا ، جس
 وقت عموماً ولید لوگوں سے
 ملاقات کے لئے نہیں بیٹھتا تھا
 اور نہ لوگ ایسے وقت ملاقات
 کے لئے جاتے تھے ، اس نے کہا

حسین قد ظننت ادری
 طاغیہم قد ہلک
 فبعث الیہنا لیاخذنا
 بالبیعة قبل ان یفشو
 فی الناس الخبر فقال
 دانا ما اظن غیرہ قال
 فما تريد ان تصنع
 قال اجتمع فیتانی
 الساعة ثم امشی الیہ
 فاذا دخلت الباب
 علیہ قال فانی اخافہ
 علیک اذا دخلت قال
 لا اتیہ الا وانا علی
 الامتناع قادر فقام
 فجمع الیہ موالیہ
 واهل بیتہ ثم اقبل
 نیشی حتی انتہی الی
 باب الولید و قال
 لا صحابہ انی داخل

امیر نے آپ دونوں کو بلوایا ہے
 دونوں نے جواب دیا کہ جاؤ ہم ابھی
 آتے ہیں، پھر ایک نے دوسرے کی
 طرف رخ کیا اور عبداللہ بن زبیر نے
 امام حسین سے کہا کہ آپ کا کیا
 خیال ہے، ہم کو ایسے بے وقت
 کیوں بلایا گیا ہے، امام نے فرمایا،
 میرا خیال تو یہ ہے کہ ان کا ستمگار
 حاکم ہلاک ہو گیا اور ہم کو اس لئے
 بلایا گیا ہے کہ خیر پہنچنے کے پہلے
 ہم سے بیعت حاصل کر لی جائے،
 انہوں نے کہا کہ میرا بھی یہی خیال ہے
 اب آپ کا کیا ارادہ ہے، فرمایا کہ
 میں ابھی اپنے خاندان کے جوانوں
 کو کیجا کرتا ہوں اور پھر ولید کے
 پاس جاؤں گا۔ جب دروازہ پر
 پہنچوں گا تو انھیں وہاں ٹھہرا دوں گا
 اور پھر خود اندر داخل ہوں گا۔ عبداللہ
 نے کہا کہ اگر آپ وہاں جائیں گے

فان دعوتکوا و سمعتم
صوتہ قد علا فافتحوا
علی باجمعکم ولا تنلوا
تایحوا حتی اخرجکم الیکم
(الطبری ج ۱ صفحہ ۱۸۹)

تو مجھے آپ کے متعلق خطرہ ہے۔
حضرت نے فرمایا میں جا رہا ہوں تو
اسی وقت کہ جب اپنے تحفظ پر
قدرت رکھتا ہوں، پھر حضرت اسی
صور کے تشریف لے گئے، یہاں تک

کہ ولید کے ورد والے تک پہنچے، اور اپنے ساتھ دالوں سے فرمایا کہ میں اندر
جاتا ہوں، جب میں تمہیں پکاروں، یا تم ولید کی آواز کو سنو کہ بلند ہو گئی،
تو سب کے سب اندر داخل ہو جانا، اور نہیں تو جب تک میں باہر نہ آؤں
تم یہاں سے حرکت نہ کرنا۔

—————

مذکورہ بیانات پر جب غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ
متفق علیہ ایک واقعہ ہے جو ان سب کے پیش نظر ہے، ان میں
کچھ میں اختلاف کوئی بھی نہیں ہے۔ بس بیان کرنے میں کسی نے
اختصار سے کام لیا ہے اور کسی نے تفصیل سے، سب سے زیادہ
اختصار شیخ مفید رحمہ اللہ نے کیا ہے، مگر ایک بات
کی تصریح ان کے یہاں زیادہ ہے، جو کسی دوسرے کے
یہاں نہیں ہے، وہ یہ کہ ولید نے امامؑ کے پاس آدمی رات
کے وقت بھیجا۔ دینوری اور طبری کسی کے یہاں رات کی
تصریح نہیں ہے، مگر یہ ہے کہ وہ وقت ایسا تھا جس میں عموماً

ولید سے ملاقات نہ ہوتی تھی۔ طبری نے کہا ہے، نہ ولید اس وقت کسی کو بلاتا تھا، نہ کوئی اس وقت اُس کے پاس جاتا تھا۔ اب یا تو اسی سے یہ تصور پیدا ہوا ہو کہ وہ راسخ کا وقت تھا یا شیخ مفید رحمہ اللہ کے پیش نظر کسی ایسے راوی کا بیان ہو جس نے رات ہونے کی تصریح کی ہو۔

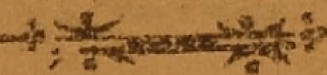
ولید اور مروان کی باہمی نزاع کا اجمالی تذکرہ دینوری اور طبری نے کیا ہے، مگر طبری نے اس نزاع کا ابتدائی سبب بھی بیان کر دیا ہے، جو بالکل قرین قیاس ہے، اس نزاع کے باوجود ولید کا مروان کو مشورہ کے لئے بلانا، انتہائی اضطراب ہی کا نتیجہ ہو سکتا ہے، اور اس سے ظاہر ہے کہ یہ خط ولید کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بن گیا تھا، اور بالخصوص ان افراد سے بیعت کا مطالبہ جن کے نام اُس خط میں درج تھے اور پھر اس سلسلہ میں جو کچھ اُسے ہدایت کی گئی تھی وہ اُسے اپنی طاقت سے باہر چیز سمجھ رہا تھا، جب ہی اُسے اتنی تشویش لاحق ہوئی اور اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا، سو اس کے کہ وہ مروان سے مشورہ لے، اس لئے بھی کہ مروان کافی جہاندیدہ آدمی ہے، اور اس لئے بھی کہ جو کچھ میں طرز عمل اختیار کروں، اور اُس کا جو نتیجہ ہو اُس کی ذمہ داری میں مروان بھی شریک ہو جائے، کیونکہ

یہ میرا بد خواہ تو ہے ہی، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ میری نسبت
 حکومت وقت کے اس تعمیل حکم میں کوتاہی کا کوئی الزام
 عائد کر سکے، اور چونکہ یہ خود ایک الطوفان جوشیلا، اور
 بے خود و سرست شخص تھا، لہذا ولید کو شاید یہ توقع بھی ہو
 کہ مروان اپنی تجربہ کاری کی بدولت کسی ایسے استدارام
 کا مشورہ نہ دے گا، جو حالات کی پیچیدگی میں اضافہ کرے،
 اور نتیجہ میں حکومت اموی کے لئے مضر ثابت ہو، اس کے ساتھ
 ممکن ہے صحابی رسول ہونے کے تخیل میں اسے مروان کی نسبت
 یہ خوش گمانی بھی ہو، کہ اُس کے دل میں اتنا خوف خدا ہوگا
 کہ وہ مجھ کو کوئی ایسا مشورہ نہ دے گا جو بدیہی طور پر
 غضب الہی میں گرفتار بنانے کا باعث ہو، مگر افسوس ہے
 کہ اس کے یہ توقعات پورے نہیں ہوئے، مروان نے
 اُسے ایسا مشورہ دیا، جو اموی خاندان کی فرد ہونے کے
 باوجود اُسے ناقابل عمل محسوس ہوا، اور اس پر عمل نہ کرنے
 کی بنا پر مروان نے بالآخر خود یا کسی اور ہوا خواہ کے
 ذریعہ سے اس کی شکایت مرکز تک پہنچائی اور اس کے
 نتیجہ میں اُسے مدینہ کی حکومت سے ہاتھ دھونا پڑا۔
 مروان کا یہ مشورہ دینا کہ اگر یہ دونوں بیعت نہ کریں،
 تو فوراً اُن کا سر قلم کر دو۔ اس کی دلیل ہے کہ یزید نے مطالبہ

بیعت کے ساتھ پہلے ہی خط میں ولید کو امام حسینؑ کے خلافت
 پر تشدد و اقدام ہمارا تک کہ قتل کا حکم دے دیا تھا، ورنہ
 مروان کو یہ مشورہ دینے کی ہرگز ہرگز جرأت نہ ہوتی، اور
 اگر وہ ایسی حماقت سے کام لیتا بھی تو ولید اُس کے
 جواب میں کہتا کہ یہ تم مجھے کیا مشورہ دے رہے ہو۔
 مجھے تو صرف سوال بیعت پیش کرنے، اور اُس پر اصرار
 کرنے کی ہدایت ہے، میرے اصرار کے بعد جو جواب
 مجھے ملے اُس کی اطلاع مجھے مرکز میں بھیجنا چاہیے، اور
 پھر وہاں سے جو ہدایت ہو اُس پر عمل کرنا چاہیے۔ میں
 بطور خود اتنا بڑا قدم کیونکر اٹھا سکتا ہوں کہ فرد نہ رسول
 کا سر قلم کر دوں، مگر ولید نے مروان کے جواب میں یہ قالوی
 عذر پیش نہیں کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اُسے اس
 خونریزی میں پزیرید کی طرف سے کسی عتاب کا اندیشہ نہیں
 تھا۔ بلکہ وہ خود خوف خدا سے اپنے کو اس سے قاصر
 محسوس کر رہا تھا۔ جس کے نتیجے میں اُسے حکومت مدینہ
 سے برطرف ہونا پڑا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ مروان
 کے مشورہ پر عمل کرتا تو معتبوب نہ ہوتا، لیکن اس پر عمل
 نہ کرنے کی وجہ سے اُسے معتبوب ہونا پڑا۔ اس سے
 ان لوگوں کے خیال کی بالکل رد ہو جاتی ہے جو ایسا

گمان کرتے ہیں، یا سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ
 یزید بذات خود امام حسینؑ کے قتل کا خواہاں نہ تھا، اور یہ
 ابن زیاد کا بطور خود ایک اقدام تھا، جس کے متعلق یزید کی
 کوئی ہدایت موجود نہ تھی۔

ایسا ہرگز نہیں ہے، بلکہ شروع سے یزید نے طے کر لیا
 تھا کہ بیعت نہ کرنے کی صورت میں، امام حسینؑ کی زندگی
 کا قاتمہ ہونا چاہیے۔ جس کی تعمیل ولیدؓ نہ کر سکا۔ اس لئے
 معتبوب ہوا۔ اور ابن زیاد نے اس کی تعمیل کر دی، اور
 اس لئے اس کے رسوخ اور آخر میں اس کے بعد
 اصفافہ ہو گیا۔



پیشکش

مرداحید حسینؑ اسٹنٹ سکرٹری
 امامیہ مشن۔ لکھنؤ (انڈیا)

رہنمایان اسلام

اس سے قبل مشن سے چار دہائیوں پہلے اسلام کے مختصر حالات زندگی
ایک ایک جزو کے رسائل کی صورت میں علاوہ علیحدہ پیش کئے جا چکے ہیں جنکے ہندی
اور انگریزی تراجم بھی عرصہ ہوا شائع ہو چکے ہیں یہ رسائل انتہائی مقبول ہیں
اور کثیر تعداد میں بار بار فروخت ہوتے رہتے ہیں اب جامع کتاب بھی ایک بیسوط
مقدمہ کے ساتھ طبع ہو چکی ہے جس میں ہر حصہ کے مختصر حالات کیجا ناظرین
کو مل جائیں گے یقین ہو کہ افراد ملت اپنے اس مشن کی توسیع ممبری خریداری
کتاب رسائل اور عطایات سے امداد فرما کر عند اللہ و عند الرسول ماجر ہوں گے۔

اللہ اعلم الخیر

سید ابن حسین نقوی عفی عنہ

آزادی سکریٹری امامیہ مشن - لکھنؤ

اسے کتب خانہ محمدہ العظمیٰ

برائے ایصال ثواب

کتاب علی وسید جو ادبی فرعونین

سید حسرت علی مر

سید واژہ شہی پور علیہ السلام

